پاپ موسیقی اور روحانیت: نئے استعماری جال

برطانیہ میں پرورش پانے والے آذری نسل کے ۲۵ سالہ عرب گلوکار سمیع یوسف کا کہنا ہے کہ اس کی موسیقی پاپ موسیقی میں موجود روحانیت کا خلا پر کرے گی۔ عرب اور مشرق وسطیٰ کے ممالک میں مقبول عالم مشہور گلوکار کا کہنا ہے کہ ''فن کو تجارتی ماحول نے یرغمال بنالیا ہے اور اکثر گانوں میں روحانیت کا عنصر غائب ہے فن کی دنیا تجارتی ماحول کے ہاتھوں یرغمال بن گئی ہے اس کے نتیجے میں جو خلاء پیدا ہوا ہے اس نے یہ موقع مہیا کیا کہ ہم موسیقی کے ذریعے مثبت فن اور اچھی اقدار کے فروغ کے لیے مثبت پیغام تخلیق کرنے میں ناکام رہے۔ سمیع یوسف انگریزی، عربی اور ترکی گانوں کو مشرق وسطیٰ اور مغرب کے آلات موسیقی کے امتزاج سے نئے آہنگ اور دھن میں پیش کرتا ہے۔

یوسف جس نے مغربی ممالک میں رہائش پذیر مسلم اقلیت کے لیے اپنا پہلا البم ''المعلم'' جاری کیا تھا کہنا ہے کہ میں کوئی مبلّغ نہیں ہوں مگر یہ البم ان لوگوں کے لیے جو مغرب میں اپنے مذہب سے تعلق رکھنے والے (Role Model) رہنما کی تلاش میں ہیں چراغ ہدایت ہے۔ اس کا کہنا کہ مغرب میں ایسی معروف مسلمان شخصیات کی کمی ہے جن پر مسلمان فخر کرسکیں۔ میرے والد کے وقت میں کیٹ اسٹیون اور میلکم ایکس محمد علی جیسے مسلمان موجود تھے مگر آج آپ کو بہت سارے لوگ اسلام کو اسامہ بن لادن سے منسوب کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ آپ کو بہت سے ایسے نوجوان ملیں گے جو اس صورتحال میں انتہائی تذبذب کا شکار ہیں۔ اگرچہ المعلم کا ہدف مغرب میں رہنے والے مسلمان تھے مگر یہ پوری مسلم دنیا میں فروخت ہورہا ہے اس البم کا عنوان عربی لفظ ہے جس کے معنی استاد ہیں اور یہ لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی کے لیے مخصوص ہے۔

''جب ہمیں یہ معلوم ہوا کہ یہ کیسٹ نہ صرف مصر بلکہ پوری اسلامی دنیا میں مقبول ہوا ہے تو ہم حیران رہ گئے'' یوسف نے یہ بات قاہرہ کے دورے پر گفتگو کرتے ہوئے کہی۔

اس کا کہنا تھا کہ اس کا گانا عرب ممالک میں اس لیے مقبول ہوا کہ اس کی شاعری سننے والوں کو اس عربی یا پوپ موسیقی سے مختلف محسوس ہوتی ہے جس میں روایتی محبت اور رومانوی داستانیں بیان کی جاتی ہیں۔

اس کا کہنا ہے کہ ہمیں اس سلسلے میں مختلف تجربات کرنے کی ضرورت ہے کیوں کہ فی الحال ان گانوں کے ذریعے جو پیغام دیا جارہا ہے اگر اسے پیغام کہا بھی جائے تو وہ محض مغرب کی اندھی تقلید ہے۔

یوسف کے گانوں میں استعمال ہونے والے آلات موسیقی میں روایتی عرب بانسری کے ساتھ وائلن اور پیانو شامل ہے جو اس اسلامی گیت یا دھن سے قریب ہے جسے نشید کہا جاتا ہے۔ یوسف کا کہنا ہے مجھے نہیں معلوم کہ یہ کس طرز سے تعلق رکھتا ہے لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ ہم مشرقی اور مغربی دھنوں ملا کر ایک خوبصورت امتزاج تخلیق کر رہے ہیں۔ we are blending westren harmonies with eastren modes

ساحل مارچ ۲۰۰۶ء